خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD VOL 105

Track 1

Time 14:28

بسم اللہ ...

گر می قدر ،معزیز طالبات اورطلباء رو حانی ورکشاپ کے اورگنائزیشن کمیٹی کے
ممبران وقار یو سف عظیمی صاحب اشرفی صاحب اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش
رکھے اور اپنی رحمتوں سے نوازے السلام و علیکم جہاں تک ورکشاپ کی انقاب کا
تعلق ہے ور ورکشاپ سے جو فوائد حاصل ہو تے ہیں اور انہیں تر قی کی راحیں
ہو تی ہیں وہ آپ سب پر عاشقار ہیں الحمد اللہ ہماری ورکشاپ بار با ر ہو نے
سے ہمارے ذہن میں یہ پٹرن بن گیا ہے کہ اس قسم کی نشستیاس قسم کی
علمی تر قی کے لئے اور ہمارے علم میں اضافے کے لئے بھی ضروری ہے اورمفید
بھی ہے اس ورکشاپ میں باباتا ج الدین ناگپوری کی ذات گرامی اور ان کی
علمی فضلیت کو سامنے رکھتے ہو ئے ہم نے کتا ب تذکر ہ بابا تاج الدین ناگپو ری
کوسامنے رکھا ہے تاکہ ہمیں یہ علم ہو سکے کہ اولیا ء اللہ کی سو چ اور طرز
فکر اس طرح کام کر تی ہے اور جب وہ گفتگو کر تے ہیں اس گفتگو میں
سمجھنے والوں کے لئے ،علم حاصل کرنے والوں کے لئے اور اللہ کا عرفان حاصل
کر نے والے لوگوں کے لئے کیا کیا رموز او ر اسرار ہو تے ہیں ۔آپ تذکرہ تاج الدین
بابا کے سلسلے میں جن سوالات کو پڑھیں گے اس کے اوپر سب لوگ اپنی اپنی
ذہنی خیائی کر یں گے اس میں آپ یہ دیکھیں گے کہ ایک ولی اللہ اور عام
انسانوں میں ایک ولی اللہ اور سائنسٹس کے ذہن میں کیا فرق ہو تا ہے ۔
ہرآدمی اس دور میں آ نکھیں کھول کر دیکھتا ہے اس کے سامنے یہ بات ہے کہ
سائنس نے جتنی بھی تر قی کی اس ترقی کے پیچھے کہا تو یہی جا تا ہے نو ع
انسانی کے لئے تر قی ہو ئی ،نوع انسانی کے لئے آرام و آسائش کے لئے تر قی ہو
ئی ،بلا شبہ نو ع انسانی کو آرام و آسائش سے نظرآیا لیکن جب ہم بہ نظر غیر
دیکھتے ہیں اور گہرا ئی میں جا کر تفکر کر تے ہیں تو ہمیں ایک ہی بات نظر
آتی ہے اس کی کسی بھی کسی بھی طرح تر بیت ممکن نہیں ہے کہ سائنس کی
ہر تر قی کے پیچھے دنیا وی منفیت کے علاوہ کچھ نہیں ہے ایک گروہوں نے دنیا
حاصل کر نے کے لئے، اقتدار حاصل کر نے کے لئے ،نام دری کے لئے اور ساری دنیا کو
غلام بنا نے کے لئے ایجا دات کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ ایجا دات بلا شبہ ذہنی کا
وش ،ذہنی فکر ریسر ج اورتلاش کی مرحوم منت ہے لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں
ذہنی کا و ش ہو ریسرچ ہو یا کسی چیز کو کھوج لگا ناہو تو وہ اسی وقت
ممکن ہے جب انسان کے اندر وہ صلاحیتیں کام کر تی ہو جن صلاحیتوں سے

ریسرچ ہو تی ہے۔ جب ہم صلاحیتوں کا تذکرہ کر تے ہیں تو زیر بحث دماغ آجا
تا ہے ،ذہن آجا تا ہے ،حافظہ آجا تا ہے حافظہ دماغ اورذہن میں بارے میں جب
بھی آپ غورو فکر کریں گے منقیب ہو کر غیب جا نب دار ہو کر وہ ایک ہی بات
آپ کی سمجھ میں آئے گی یا تو دماغ ہو یا ذہن ہو حافظہ ہو ان سب کا تعلق
براہ راست اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے ۔اللہ تعالیٰ اگر دماغ نہ دیں، اللہ تعالیٰ
اگر ذہن عطا نہ کریں ،اللہ تعالیٰ انسان کے دما غ میں حافظہ کا پٹرن نہ بنا ئیتو
یہاں نہ کو ئی تر قی ممکن ہے ،نہ یہاں کو ئی آرام اورصحت کی نئی نئی چیز
یں سامنے آنے کا بظاہر کو ئی امکان ہے لیکن سائنٹس کو جب ہم دیکھتے ہیں تو
وہاں ایک ہی بات نظر آتی ہے وہ دماغ کو بھی اپنا دماغ کہتا ہے،حافظہ کو بھی
اپنا حافظہ کہتا ہے اور ذہن کو بھی اپنا ذہن کہتا ہے ۔حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ
اگر کسی سائنٹس کو کسی چیز کو ایجا د کر نے کا خیال نہ آئے یا اسے اس کی
انفا رمیشن نہ ملے ،تو وہ کو ئی بھی چیز ایجا د نہیں کر سکتا

۔ایک ولی میں، ایک سائنٹس میں ،ایک دنیا دارفلسفہ میں یہی بنیا دی فرق ہے
ایک ولی کی سوچ

Thincing

یااس کا اظہا ر خیال یا اس کا تفکر اللہ تعالیٰ کی

ذات کے گر د گھومتا ہے وہ اس بات کو بر ملا اعلان بھی کر تا ہے اس کی زندگی
عملی ثبوت بھی فراہم کر تی ہے کہ یہاں اللہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے اللہ اگر
خیال نہ ڈالے تو یہاں کچھ بھی نہیں ہو تا ہےکھا نا ہم کھا تے ہیں یہ خیال کا
مرحوم منت ہے ،پانی ہم پیتے ہیں اس کے پیچھے خیال کار فرما ہے آپ غور فرما
ئیں اگر کسی آدمی کوپیاس نہ لگے یعنی پا نی پینے کا خیال نہ آئے تو زندگی بھر پا
نی نہیں پی سکتا اسی صورت سے دو سری بات جو بہت زیادہ اہم ہے اور یہ
آپ کے ورکشاپ میں سوال جواب میں کام آئے گی یہ کا ئناتی سسٹم پر جو ہے
یہ وسائل پرقائم ہے کو ئی بھی کام جب اس دنیا میں ہو تا ہے پہلے سے وسائل
موجود نہ ہو نتو وہ کام نہیں ہو سکتا ہےمثلاً لوہے کے بارے میں آپ غور کریں کہ
لو ہا ایک ایسی ضروری چیزہے سائنسی ایجا دات میں کہ اس کے داخل سے
کسی بھی طرح کو ئی بھی آدمی انکار نہیں کر سکتا اب مثلاً
آپکے کہے پلا سٹک کا جوبر تن ہے اس میں لو ہے کا کو ئی عمل داخل نہیں ہو
سکتا اس میں تو لو ہا نہیں ہے لیکن آپ دیکھیں پلا سٹک کے بر تن کے اندر لوہے
کی مشین نہ ہو تو پلا سٹک کا بر تن بن کر آپ کے سامنے نہیںآ سکتا ۔آپ جب
اپنی زندگی کا مطا لعہ کر یں گے تو پیدا ئش سے لیکر موت تک اورجو کچھ موت
کے بعد کی جو زندگی کے علوم ہمیں پیغمبروں سے ملیں ہیںان پر جب آپ غور کر
یں گے تو ایک ہی بات آپ کی سمجھ میں آئے گی کہ وسائل پہلے ہو نگے تو کچھ
ہو گا ۔ مثلاً ایک آدمی ہے ایک عمل کر تا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطا بق وہ
جنت میں جا تا ہے تونیکی جو ہے اس کے لئے پہلے سے وسیلہ موجود ہے ایک

آدمی برا ئی کر تا ہے وہ دوزخ میں جا تا ہے ۔سیدھی سی بات ہے برا ئی کر نے
کا جو عملی نتیجہ مر اتب ہو گا اس کے لئے دو زخ کا وسیلہ موجو دہے ۔زمین کو
آپ دیکھئے زمین نہ ہو تو نہ پھل ہو گا نہ فروٹ ہو گا، نہ درخت ہو نگے کچھ
بھی نہیں ہو گا آسمان نہ ہو بارش نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیںومن سمائہ ...کہ
دیکھو آسمان کی طرف کہ ہم نے کیسے اس کو بلند کر دیا ہے نہ اس میں کو ئی
دین ہے ،نہ اس میں کو ئی ستون ہے، نہ اس میں کو ئی پیلر ہے ،نہ اس میں کو
ئی دیوار ہے ومن سمائہ کیفہ...یعنی بلندی کے بار ے میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا
ہے انسان کے لئے ایک رافقت حاصل کر نے کے لئے بھی ایک وسیلہ بنا یا ہوا ہے
ومن سمائہ...کہ جب انسان اس وسیلہ کی تلاش کر تا ہے جدوجہد کر تا ہے جو
رفقت اور بلندی سے متعلق ہے تو وہاں اسے نظر آتا ہے ایک ایسی چیز موجود
ہے جس میں نہ کو ئی ستون ہے ،نہ کو ئی دیوار ہے ،نہ کو ئی کیل ٹھوکی ہو
ئی ہے ایک چیز اس طرح کھڑی ہو ئی ہے جو انسان کے شعور سے با لکل معاورا
ہے واللہ ...اور دیکھوہم نے زمین کو کس طرح پھیلا دیا ہے و ...اور دیکھو ہم نے
پہاڑوں کو زمین کے اندر نیخے بنا کر کس طرح گاڑ کر دیا ہے یہ سارا تذکر ہ اس
بات سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ کا تخلیقی فارمولا تا تخلیقی سسٹم اس طرح قائم
کیا ہے کہ اگر وسائل موجود نہیں ہو نگے تو انسان نہ کو ئی تر قی کر سکتا
ہے ، انسان نہ کو ئی کھانا کھا سکتاہے ، انسان نہ کو ئی کاروبار کر سکتا ہے ،
انسان نہ خود اولاد ہو سکتا ہے اور انسان نہ خود باپ ہو سکتا ہے یہ سارا
سسٹم ہے وسائل اور وسائل کی تخلیق کا درمداراللہ کے ہاتھ میں ہے خود اللہ
تعالیٰ نے فرما یا ہے احسن خا لقین...کہ میں تخلیق کر نے والوں میں بہترین
خالق ہوں اس کا مطلب یہ ہوا انسان بھی تخلیق کر تا ہے لیکن انسان اللہ کے
بنا ئے ہو ئے وسائل کے ساتھ تخلیق کر تا ہے وسائل اگرنہیں ہو نگے تو انسان
تخلیق نہیں کر پا ئے گایہ ایک طرز فکر ہے جو انبیا ء کی ہے انبیاء کے وارثین
اولیا ء اللہ کی ہے اور دوسرے طرز فکر یہ ہے کہ انسان باوجود کے بہت بڑی
بڑی تر قی کر لیتا ہے بہت بڑی چیزیں ایجاد کر لیتا ہے لیکن ذہنی پس مندگی کا
یہ عالم ہے کہ وہ اپنی ذات سے اپنے خول سے با ہر نہیں نکلتا کتا ب تذکر ہ بابا
تاج الدین ناگپوری کی کتاب چھوٹی سی اس کو آپ کہہ لیں اس کا انتخاب
ورکشاپ کے لئے اس لئے کیا گیا ہے تاکہ ہمارے سامنے یہ بات آجا ئے کہ اللہ
والے ،اللہ کے دوست اللہ کے ،بندے اور اللہ کی رحمتوں اور نعمتوں سے مستفیض
لو گ اس طرح سوچتے ہیں کیا ان کی طرز فکر کیا ہو تی ہے ۔اللہ تعالیٰ ہمیں
اس کتاب کو سمجھنے کی اور باباتاج الدین ناگپو ری کے جو علو م ہیںاور ان علوم
کے پیچھے اسرار رموز ہیں ان علوم میں گہرائی میں جا کر تفکر کر نے کی تو
فیق عطا فرما ئے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت اور تو فیق عطا فرمائے کہ ہم زیادہ
سے زیادہ علمی اور اخلا قی اور معاشرتی سب قدرو ں کی حفاظت کر تے ہو ئے
زیادہ سے زیادہ انبیا ء اور اولیا ء اللہ کی طرز فکر حاصل کر نے کی جدو جہد کر

یں اور کو شش کر یں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی اور ناصر ہو السلام و علیکم ورحمتہ ...اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD VOL 105

Track 2

Time 14:28

۲۔اولیاء اللہ اور سائنسدانوں میں کیا فرق ہے ؟

... بسم اللہ

گر می قدر ،معزیز طالبات اورطلباء رو حانی ورکشاپ کے اورگنائزیشن کمیٹی کے ممبران وقار یو سف عظیمی صاحب اشرفی صاحب اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے اور اپنی رحمتوں سے نوازے السلام و علیکم جہاں تک ورکشاپ کی انعقاب کا تعلق ہے ور ورکشاپ سے جو فوائد حاصل ہو تے ہیں اور انہیں تر قی کی راحیں ہو تی ہیں وہ آپ سب پر عاشقار ہیں الحمد اللہ ہماری ورکشاپ بار با ر ہو نے سے ہمارے ذہن میں یہ پٹرن بن گیا ہے کہ اس قسم کی نشستیںاس قسم کی علمی تر قی کے لئے اور ہمارے علم میں اضافے کے لئے بھی ضروری ہے اورمفید بھی ہے اس ورکشاپ میں باباتا ج الدین ناگپوری کی ذات گرامی اور ان کی علمی فضلیت کو سامنے رکھتے ہو ئے ہم نے کتا ب تذکر ہ بابا تاج الدین ناگپو ری کوسامنے رکھا ہے تاکہ ہمیں یہ علم ہو سکے کہ اولیا ء اللہ کی سو چ اور طرز فکر اس طرح کام کر تی ہے اور جب وہ گفتگو کر تے ہیں اس گفتگو میں سمجھنے والوں کے لئے ،علم حاصل کرنے والوں کے لئے اور اللہ کا عرفان حاصل کر نے والے لوگوں کے لئے کیا کیا رموز او ر اسرار ہو تے ہیں ۔آپ تذکرہ تاج الدین بابا کے سلسلے میں جن سوالات کو پڑھیں گے اس کے اوپر سب لوگ اپنی اپنی ذہنی خیائی کر یں گے اس میں آپ یہ دیکھیں گے کہ ایک ولی اللہ اور عام انسانوں میں ایک ولی اللہ اور سائنسٹس کے ذہن میں کیا فرق ہو تا ہے ۔ ہرآدمی اس دور میں آ نکھیں کھول کر دیکھتا ہے اس کے سامنے یہ بات ہے کہ سائنس نے جتنی بھی تر قی کی اس ترقی کے پیچھے کہا تو یہی جا تا ہے نو ع انسانی کے لئے تر قی ہو ئی ،نوع انسانی کے لئے آرام و آسائش کے لئے تر قی ہو ئی ،بلا شبہ نو ع انسانی کو آرام و آسائش سے نظرآیا لیکن جب ہم بہ نظر غیر دیکھتے ہیں اور گہرا ئی میں جا کر تفکر کر تے ہیں تو ہمیں ایک ہی بات نظر آتی ہے اس کی کسی بھی کسی بھی طرح تر بیت ممکن نہیں ہے کہ سائنس کی ہر تر قی کے پیچھے دنیا وی منفیت کے علاوہ کچھ نہیں ہے ایک گروہوں نے دنیا حاصل کر نے کے لئے، اقتدار حاصل کر نے کے لئے ،نام دری کے لئے اور ساری دنیا کو

غلام بنا نے کے لئے ایجا دات کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ ایجا دات بلا شبہ ذہنی کا
وش ،ذہنی فکر ریسر ج اورتلاش کی مرحوم منت ہے لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں
ذہنی کا و ش ہو ریسرچ ہو یا کسی چیز کو کھوج لگا ناہو تو وہ اسی وقت
ممکن ہے جب انسان کے اندر وہ صلاحیتیں کام کر تی ہو جن صلاحیتوں سے
ریسرچ ہو تی ہے۔ جب ہم صلاحیتوں کا تذکرہ کر تے ہیں تو زیر بحث دماغ آجا
تا ہے ،ذہن آجا تا ہے ،حافظہ آجا تا ہے حافظہ دماغ اورذہن میں بارے میں جب
بھی آپ غورو فکر کریں گے منقیب ہو کر غیب جا نب دار ہو کر وہ ایک ہی بات
آپ کی سمجھ میں آئے گی یا تو دماغ ہو یا ذہن ہو حافظہ ہو ان سب کا تعلق
براہ راست اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے ۔اللہ تعالیٰ اگر دماغ نہ دیں، اللہ تعالیٰ
اگر ذہن عطا نہ کریں ،اللہ تعالیٰ انسان کے دما غ میں حافظہ کا پٹرن نہ بنا ئیتو
یہاں نہ کو ئی تر قی ممکن ہے ،نہ یہاں کو ئی آرام اورصحت کی نئی نئی چیز
یں سامنے آنے کا بظاہر کو ئی امکان ہے لیکن سائنٹس کو جب ہم دیکھتے ہیں تو
وہاں ایک ہی بات نظر آتی ہے وہ دماغ کو بھی اپنا دماغ کہتا ہے،حافظہ کو بھی
اپنا حافظہ کہتا ہے اور ذہن کو بھی اپنا ذہن کہتا ہے ۔حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ
اگر کسی سائنٹس کو کسی چیز کو ایجا د کر نے کا خیال نہ آئے یا اسے اس کی
انفا رمیشن نہ ملے ،تو وہ کو ئی بھی چیز ایجا د نہیں کر سکتا ۔ایک ولی میں،
ایک سائنٹس میں ،ایک دنیا دارفلسفہ میں یہی بنیا دی فرق ہے ایک ولی کی سوچ

Thincing

یااس کا اظہا ر خیال یا اس کا تفکر اللہ تعالیٰ کی

ذات کے گر د گھومتا ہے وہ اس بات کو بر ملا اعلان بھی کر تا ہے اس کی زندگی
عملی ثبوت بھی فراہم کر تی ہے کہ یہاں اللہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے اللہ اگر
خیال نہ ڈالے تو یہاں کچھ بھی نہیں ہو تا ۔کھا نا ہم کھا تے ہیں یہ خیال کا
مرحوم منت ہے ،پانی ہم پیتے ہیں اس کے پیچھے خیال کار فرما ہے آپ غور فرما
ئیں اگر کسی آدمی کوپیاس نہ لگے یعنی پا نی پینے کا خیال نہ آئے تو زندگی بھر پا
نی نہیں پی سکتا اسی صورت سے دو سری بات جو بہت زیادہ اہم ہے اور یہ
آپ کے ورکشاپ میں سوال جواب میں کام آئے گی یہ کا ئناتی سسٹم پر جو ہے
یہ وسائل پرقائم ہے کو ئی بھی کام جب اس دنیا میں ہو تا ہے پہلے سے وسائل
موجود نہ ہو ںتو وہ کام نہیں ہو سکتا ۔مثلاً لوہے کے بارے میں آپ غور کریں کہ
لو ہا ایک ایسی ضروری چیزہے سائنسی ایجا دات میں کہ اس کے داخل سے
کسی بھی طرح کو ئی بھی آدمی انکار نہیں کر سکتا اب مثلاً
آپ کے پلا سٹک کا جوبر تن ہے اس میں لو ہے کا کو ئی عمل داخل نہیں ہو
سکتا اس میں تو لو ہا نہیں ہے لیکن آپ دیکھیں پلا سٹک کے بر تن کے اندر لوہے
کی مشین نہ ہو تو پلا سٹک کا بر تن بن کر آپ کے سامنے نہیںآ سکتا ۔آپ جب
اپنی زندگی کا مطا لعہ کر یں گے تو پیدا ئش سے لیکر موت تک اورجو کچھ موت
کے بعد کی جو زندگی کے علوم ہمیں پیغمبروں سے ملیں ہیںان پر جب آپ غور کر

یں گے تو ایک ہی بات آپ کی سمجھ میں آئے گی کہ وسائل پہلے ہو نگے تو کچھ
ہو گا ۔ مثلاً ایک آدمی ہے ایک عمل کر تا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطا بق وہ
جنت میں جا تا ہے تونیکی جو ہے اس کے لئے پہلے سے وسیلہ موجود ہے ایک
آدمی برا ئی کر تا ہے وہ دوزخ میں جا تا ہے ۔سیدھی سی بات ہے برا ئی کر نے
کا جو عملی نتیجہ مر اتب ہو گا اس کے لئے دو زخ کا وسیلہ موجو د ہے ۔زمین کو
آپ دیکھئے زمین نہ ہو تو نہ پھل ہو گا نہ فروٹ ہو گا، نہ درخت ہو نگے کچھ
بھی نہیں ہو گا آسمان نہ ہو بارش نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیںومن سمائے ...کہ
دیکھو آسمان کی طرف کہ ہم نے کیسے اس کو بلند کر دیا ہے۔ اس میں کو ئی
دین ہے ،نہ اس میں کو ئی ستون ہے، نہ اس میں کو ئی پیلر ہے ،نہ اس میں کو
ئی دیوار ہے ومن سمائے کیفہ...یعنی بلندی کے بار ے میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا
ہے انسان کے لئے ایک رافقت حاصل کر نے کے لئے بھی ایک وسیلہ بنا یا ہوا ہے
ومن سمائے...کہ جب انسان اس وسیلہ کی تلاش کر تا ہے جدوجہد کر تا ہے جو
رفقت اور بلندی سے متعلق ہے تو وہاں اسے نظر آتا ہے ایک ایسی چیز موجود
ہے جس میں نہ کو ئی ستون ہے ،نہ کو ئی دیوار ہے ،نہ کو ئی کیل ٹھوکی ہو
ئی ہے ایک چیز اس طرح کھڑی ہو ئی ہے جو انسان کے شعور سے با لکل معاورا
ہے واللہ ...اور دیکھوہم نے زمین کو کس طرح پھیلا دیا ہے و ...اور دیکھو ہم نے
پہاڑوں کو زمین کے اندر نیخے بنا کر کس طرح گاڑ کر دیا ہے یہ سارا تذکر ہ اس
بات سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ کا تخلیقی فارمولا تا تخلیقی سسٹم اس طرح قائم
کیا ہے کہ اگر وسائل موجود نہیں ہو نگے تو انسان نہ کو ئی تر قی کر سکتا
ہے ، انسان نہ کو ئی کھانا کھا سکتاہے ، انسان نہ کو ئی کاروبار کر سکتا ہے ،
انسان نہ خود اولاد ہو سکتا ہے اور انسان نہ خود باپ ہو سکتا ہے یہ سارا
سسٹم ہے وسائل اور وسائل کی تخلیق کا درمداراللہ کے ہاتھ میں ہے خود اللہ
تعالیٰ نے فرما یا ہے احسن خا لقین...کہ میں تخلیق کر نے والوں میں بہترین
خالق ہوں اس کا مطلب یہ ہوا انسان بھی تخلیق کر تا ہے لیکن انسان اللہ کے
بنا ئے ہو ئے وسائل کے ساتھ تخلیق کر تا ہے وسائل اگرنہیں ہو نگے تو انسان
تخلیق نہیں کر پا ئے گایہ ایک طرز فکر ہے جو انبیا ء کی ہے انبیاء کے وارثین
اولیا ء اللہ کی ہے اور دوسرے طرز فکر یہ ہے کہ انسان باوجود کہ بہت بڑی
بڑی تر قی کر لیتا ہے بہت بڑی چیزیں ایجاد کر لیتا ہے لیکن ذہنی پس مندگی کا
یہ عالم ہے کہ وہ اپنی ذات سے اپنے خول سے با ہر نہیں نکلتا کتا ب تذکر ہ بابا
تاج الدین ناگپوری کی کتاب چھوٹی سی اس کو آپ کہہ لیں اس کا انتخاب
ورکشاپ کے لئے اس لئے کہا گیا ہے تاکہ ہمارے سامنے یہ بات آجا ئے ۔کہ اللہ
والے ،اللہ کے دوست اللہ کے ،بندے اور اللہ کی رحمتوں اور نعمتوں سے مستفیض
لو گ اس طرح سوچتے ہیں کیا ان کی طرز فکر کیا ہو تی ہے ۔اللہ تعالیٰ ہمیں
اس کتاب کو سمجھنے کی اور باباتاج الدین ناگپو ری کے جو علو م ہیںاور ان علوم
کے پیچھے اسرار رموز ہیں ان علوم میں گہرائی میں جا کر تفکر کر نے کی تو
فیق عطا فرما ئے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت اور تو فیق عطا فرمائے کہ ہم زیادہ

سے زیادہ علمی اور اخلا قی اور معاشرتی سب قدرو ں کی حفاظت کر تے ہو ئے زیادہ سے زیادہ انبیا ء اور اولیا ء اللہ کی طرز فکر حاصل کر نے کی جدو جہد کر یں اور کو شش کر یں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی اور ناصر ہو السلام و علیکم ورحمتہ ...اختتام